مدیر کے نام

مراد لعل ' چترال۔ملک محمد حسین 'لاہور

''مغربی تہذیب کی یلغار'' (ستمبر ۲۰۰۴ء) میں مغرب کی اسلام کے خلاف سازشوں کو بخوبی بے نقاب کیا گیا ہے اور مقابلے کے لیے حکمت عملی اور لائحہ عمل بھی دیا گیا ہے جس کے دور رس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ مضمون میں جہاں مسلمانوں کے لیے فکرو تدبر کے کئی زاویے ہیں وہاں مغربی' خصوصاً امریکی عوام و خواص کے لیے غور و فکر کے متعدد نکات ہیں کہ اگر وہ انھیں سمجھ لیں تو بین الاقوامی تعلقات خصوصاً مسلم۔مغرب تعلقات میں خوش گوار تبدیلی آ سکتی ہے۔اس مضمون کو انگریزی زبان میں منتقل کر کے وسیع پیانے پر اشاعت کی ضرورت ہے۔

حیات الرحمٰن ' ایبٹ آباد۔محمد عاصم' سرائے عالم گیر

''تعلیم کا استعماری ایجنڈا اور آغا خان بورڈ'' (ستمبر ۲۰۰۴ء) نہایت اہم اور فکر انگیز مضمون ہے۔ مستقبل سے بے نیاز حکمرانوں کو یقیناً اس بارے میں سوچنا چاہیے۔ پارٹی تعصبات کو بالاے طاق رکھتے ہوئے تمام ارکانِ پارلیمنٹ کو اس مسئلے کے خلاف مثبت قدم اٹھانا چاہیے وگرنہ آیندہ نسلیں ایسے موقع پرست حکمرانوں اور سیاست دانوں کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔

ملک محمد حسین ' لاہور

آغا خان امتحانی بورڈ کے اثرات اور نتائج پر بڑی بالغ نظری کے ساتھ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے لیکن آغا خان امتحانی بورڈ کی گاڑی اب اتنی دور جا چکی ہے کہ اُسے پیچھے ہٹانا اب شاید ممکن نہیں رہا۔

آغا خان یونی ورسٹی امتحانی بورڈ کا آرڈی ننس نومبر ۲۰۰۲ء میں نافذ ہوا اور اسے ۱۷ویں آئینی ترمیم میں تحفظ بھی مل چکا۔ اس لیے یہ سب کچھ بعد از مرگ واویلا کی بات ہے۔نواز شریف کی حکومت میں منظور کی جانے والی ۱۹۹۸ء کی ایجوکیشن پالیسی کے تحت یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔آغا خان یونی ورسٹی نے امتحانی بورڈ کے لیے درخواست بھی ۱۹۹۹ء میں دی تھی۔قومی سوچ رکھنے والی قوتوں نے اس طرف توجہ نہ دی اور اب' جب کہ بیج درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے تو واویلا کرنے کا کیا فائدہ۔اب تو جو کچھ ممکن ہے وہ یہ ہے کہ: ۱- آغا خان یونی ورسٹی امتحانی بورڈ کو پابند کیا جائے کہ وہ قومی نصابِ تعلیم کے مطابق امتحان لے۔ ۲- آغا خان یونی ورسٹی امتحانی بورڈ' انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئرمین (IBCC) جو وفاقی وزارتِ تعلیم کا سپروائزری ادارہ ہے کی چھتری کے